

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ

دُعاؤں کی قبولیت کیلئے

اِسمِ اعظم

حقیقت، فضیلت اور طاقت

مرتب

ابوالحسن عبدالمنان راسخ

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد

0300-6686931

Abdul Mannan Rasikh Rasikh Rasikh

تمام مسلمان دُعا کی اہمیت، حیثیت، افادیت اور فضیلت سے اچھی طرح آگاہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے دُعا کو اصل عبادت قرار دیا ہے اور یہ عبادت اللہ کے ہاں بہت زیادہ عزت والی ہے اور پھر ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دُعاؤں کو قبول کر لے، اِس کے لیے ہمارے دین نے قبولیت کے اوقات، جگہیں، انداز، اَحوال اور قبولیت کے اَلفاظ بھی بیان فرمائے ہیں، اُن اَلفاظ میں سب سے اونچا درجہ ''اِسمِ اعظم'' کا ہے۔

''اِسمِ اعظم'' کا معنی ہے، ''بڑا نام'' یعنی ایسا مبارک، پاکیزہ اور اونچا نام کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرتے ہوئے دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

''اِسمِ اعظم'' کی آڑ میں بہت سے لوگ اللہ کے بندوں کے ساتھ فریب کرتے ہوئے اُن کو جہاں من گھڑت واقعات اور داستانیں سُناتے رہتے ہیں وہاں اِس مقدس نام کی آڑ میں شرک تک بھی کیا اور کروایا جاتا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ''اِسمِ اعظم'' کے حوالے سے تمام چیزیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں، اُن کو سمجھیں، اُن کے مطابق اپنا عقیدہ بنائیں اور اللہ سے دُعا کریں، رب کسی صورت بھی آپ کو خالی نہیں لوٹائے گا۔

اِسمِ اعظم کون سا ہے

''اِسمِ اعظم'' کے تعین کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے 14، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے 20 اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ الذاکرین میں 40 کے قریب اقوال ذِکر کیے ہیں، جن میں سے ہم پانچ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

1. پیارے خالق و مالک کا ذاتی نام ''اللہ''، ''اِسمِ اعظم'' ہے، اِس کو اپنی دُعا میں بار بار دہراتے رہنا چاہیے، یا اللہ، اَللّٰھُمَ، ربّ تعالیٰ اِس کی برکت سے دُعاؤں کو قبول کرتے ہیں، قرآنی اور نبوی دُعاؤں میں یہ نام بہت زیادہ ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ''رَبِّ، رَبِّ'' ''اِسمِ اعظم'' ہے، جو شخص اپنی دُعا میں اِس پیارے صفاتی نام کے ساتھ دُعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول کر لیتے ہیں، جیسا کہ انبیائے کرام کی اکثر مقبول دُعاؤں میں اِس مقدس صفاتی نام کا تذکرہ ہے۔
3. اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام، ''الحی القیوم'' اِسم اعظم ہیں، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمد عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے اور بلاشبہ یہ رائے بہت معتبر ہے، جو شخص اِن صفاتی ناموں سے دُعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

4 ''ذوالجلال والاِکرام'' اِسم اعظم ہے، اِس کا معنی ہے، اے جلالت، شان، بزرگی اور عزت وعظمت والے۔ جو مسلمان پورے یقین سے یہ مبارک کلمات پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا کو قبول کر لیتے ہیں۔

5 شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سارے نام ہی عظمت والے ہیں اور یہ نام ہی اِسم اعظم ہیں، جو مسلمان پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ''اسمائے حسنٰی'' کے ساتھ دُعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس دُعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

احادیث کے مطابق اِسم اعظم

جو اَقوال ہم نے ذِکر کیے ہیں یہ بھی قرآن حدیث کے مطابق ہیں، اِن سب بابرکت ناموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دُعائیں قبول کرتے ہیں، لیکن آنے والے کلمات صحیح اور مقبول روایات سے ثابت ہیں اور اِن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِسم اعظم قرار دیا ہے، لہٰذا اِن کلمات کو خصوصی طور پر یاد کریں، اِن کے مطابق عقیدہ بنائیں اور پورے یقین سے دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ آپ کی پکار کو ضرور از ضرور قبول فرمائیں گے۔

1 ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)) (1)

''اے اللہ! میں آپ سے اِس گواہی کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ آپ ہی میرے ایسے اللہ ہیں کہ جن کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ اکیلے اور ایسے باکمال، بے عیب اور بے نیاز ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ ہی کوئی اُس کی برابری کرنے والا ہے۔''

2 ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ)) (2)

اے اللہ! میں آپ سے اِس عقیدے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں آپ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، آپ بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں، زمین و آسمان کو انوکھا بنانے

---

(1) مسند احمد 22965، سنن ابی داود 1494، جامع الترمذی 3475

(2) مسند أحمد: 12611، سنن أبي داؤد: 1495

والے ہیں، جلالت وعزت والے ہیں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، زندگی دینے والے، قائم رہنے والے، قائم رکھنے والے بلاشبہ میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں۔

3 اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ..... ① ((اَلٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)) ((وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ)) ②

اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم ہے اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند... اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم ہے.. ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والی ذات کے لیے سب چہرے جھک گئے۔

---

① سنن ابن ماجه 3856، مشكل الأثار: 162/1، حديث 176، تحفة الذاكرين، ص: 70، السلسلة الصحيحة: 746، اِس حدیث کو امام مناوی، امام البانی اور شیخ عبدالعزیز نے حسن قرار دیا ہے۔

② کوشش کریں، پوری آیت الکرسی پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور سمجھ سمجھ کر پڑھیں، اِس میں بہت نور اور طاقت ہے۔

4 ((وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ)) ((اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ))

اور تمہارا الٰہ ایک الٰہ ہے، اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا، قائم رہنے والا ہے۔

عرضِ راسخ

اِسمِ اعظم کے حرف حرف سے توحیدِ باری تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے اور ایک سچا مسلمان حد درجہ بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے اِس بات کا کھلے الفاظ میں اقرار کرتا ہے کہ اے میرے اللہ! تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے، میری آس امید اور سب کچھ آپ ہیں، اپنی کمال رحمت سے میری دُعا کو قبول فرمالیں۔

---

1 مسند احمد: 27611، سنن ابی داؤد: 1496، جامع الترمذی: 3478، سنن ابن ماجه: 3855، المعجم الكبير: 440، سنن الدارمي 3432، اس روایت کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن أبي زياد، ضعیف ہے لیکن اِس روایت کو اِس کے شاہد کی بنا پر امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے اور شیخ عبدالعزیز بن محمد نے حسن قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے، فالحديث حسنٌ بالشواهد

آخری گزارش

کسی تعویذ فروش جعلی عامل کی باتوں میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم نے آخر حد تک جو صحیح چیزیں ہیں، وہ اِسم اعظم کے حوالے سے نقل کر دی ہیں اِن کو یاد کریں اور اِن کے مطابق عقیدہ بنا کر پورے یقین کے ساتھ دُعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں کریں گے۔















